روزہ اور ترکِ گناہ

مولانا اشرف علی تھانویؒ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے دار کے حق میں ارشاد فرمایا ہے:
جس شخص نے قول باطل اور اس پر عمل کرنا ترک نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ (بخاری' ج ۱' ص ۲۵۵)

طاعات [بندگی] کا صحیح ہونا اور نیکیوں کا قبول ہونا' اس پر موقوف نہیں کہ گناہ کو بالکل چھوڑ دیا جائے۔ لیکن گناہوں کی موجودگی میں طاعات کی برکت ضرور کم ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی نماز بھی پڑھتا ہو اور غیبت بھی کرتا ہو تو یہ نہ کہیں گے کہ غیبت کی وجہ سے نماز صحیح نہیں ہوئی' جیسا کہ بعض لوگ جب گناہ نہیں چھوڑتے' تو طاعت ترک کر دیتے ہیں۔ ایک شخص سے مرتے وقت کہا گیا کہ کلمہ پڑھ لے' مگر اس نے کہا کہ ایک کلمے سے کیا ہو گا' میرے گناہوں کی پوٹ اتنی ہے کہ ایک کلمہ اس کو میرے سر سے اتار نہیں سکتا۔ آخر اسی طرح اس کا خاتمہ ہو گیا۔ اس طرح کی مایوسی سے بچنے کے لیے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اگر گناہ بھی کرے اور طاعت بھی' تو دونوں کی سزا و جزا الگ الگ ہے۔ اس لیے جتنی طاعت بھی کر سکے اس کو ترک نہیں کرنا چاہیے۔

حدیث کا مضمون یہ ہے کہ جو شخص روزے کے دوران جھوٹ اور برے کاموں کو نہ چھوڑے' تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ یعنی جب گناہ کی بات اور گناہ کا کام نہ چھوڑا تو روزے کا کیا فائدہ ہوا! مقصود یہ ہے کہ ہرچند کہ ثواب ملتا ہے' مگر نیک کاموں کی برکت کم ہو جاتی ہے' مثلاً غیبت کی اور پھر نماز بھی پڑھی' تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ نماز کا ثواب نہیں ملا' لیکن نماز کی برکت ضرور کم ہو جائے گی۔ جو نورانیت غیبت کے ترک کی حالت میں نماز کے اندر ہوتی ہے' وہ نورانیت ارتکاب غیبت کے بعد نہ ہو گی۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک تندرست آدمی غذا کھائے تو نافع اور مقوی ہو گی اور ایک مریض کھائے جس کا معدہ خراب ہے تو زیادہ مفید نہ ہو گی' اگرچہ کم و بیش اثر ضرور ہو گا۔ لہٰذا گناہوں کو چھوڑنے کے بعد جو نیک کام ہوں گے' ان میں زیادہ برکت ہو گی۔

روزے کے آداب ضروریہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جیسے کھانے پینے سے منہ بند رکھتے ہیں، اسی طرح دوسرے گناہوں کو بھی بالکل ترک کر دیں۔ عجیب بات ہے کہ لوگ روزے میں کھانے پینے اور صحبت کے ترک کو تو ضروری سمجھتے ہیں لیکن گناہ کے ترک کو ضروری نہیں سمجھتے حالانکہ وہ تینوں کام ایسے ہیں کہ دوسرے اوقات میں حلال بھی تھے اور رمضان میں بھی رات کے وقت جائز ہیں۔ جب روزے کی وجہ سے بعض حلال کام بھی حرام ہو گئے تو جو اعمال ہر وقت حرام ہیں، ان کا ترک روزے میں کیوں ضروری نہ ہو گا۔ پس اگر کسی نے روزے میں غیبت کی اور بری نگاہ سے دیکھا تو یہ تو نہ کہیں گے کہ اس کا روزہ نہیں ہوا، مگر یہ کہیں گے کہ روزے کی برکت جاتی رہی۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ۔ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ (الزلزال ۹۹:۷-۸)، "پھر جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہو گی وہ اس کو دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر بدی کی ہو گی وہ اس کو دیکھ لے گا"--- اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی حاکم اپنے فرائض منصبی اچھی طرح انجام دے اور رشوت بھی لے، اور اگر حکام بالا کو اطلاع ہو جائے تو رشوت ستانی پر سزا تو ملے گی لیکن جتنا کام کیا تھا، اس کی تنخواہ بھی ملے گی۔

اس پر تو سب کا اجماع ہے کہ گناہ کرنے سے روزہ باطل نہیں ہو گا اور اس کی قضا نہیں کرنا پڑے گی۔ پس معلوم ہوا کہ اس حدیث کے یہ معنی تو نہیں ہیں کہ روزہ نہ ہو گا، کوئی اور معنی ہیں۔ سو وہ یہی ہیں کہ حق تعالیٰ کو زیادہ توجہ اس ترک طعام پر نہ ہو گی۔ گناہوں کے ساتھ ساتھ جو طاعت کی جاتی ہے، اس سے وہ نور، شگفتگی اور مسرت نہیں محسوس ہوتی جو نیکی سے حاصل ہونا چاہیے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے بہت لذیذ کھانا پکایا اور اس میں تھوڑی راکھ بھی جھونک دی، جس سے مزا کرکرا ہو گیا۔

گناہ کو طاعت سے دو قسم کا علاقہ [نسبت] ہے۔ بعض گناہ تو وہ ہیں کہ وہ نیکیوں کو ضائع کر دیتے ہیں اور ان کی موجودگی میں کوئی نیک عمل صحیح ہوتا ہی نہیں، مثلاً کفر اور ایذائے رسولؐ اور احسان کرنے کے بعد اس کو جتانا اور تکلیف پہنچانا۔ ہمارا یہ دعویٰ کہ گناہوں کے ساتھ بھی نیکی قبول ہوتی ہے وہ ایسے گناہوں کے متعلق نہیں ہے۔ یہاں صرف وہ معاصی مراد ہیں جن کے وجود کو طاعت کے وجود یا بقا میں دخل نہ ہو۔ ایسے گناہوں کے بارے میں دعویٰ کرتا ہوں کہ ان سے نیکیاں ضائع نہیں ہوتیں، برکت جاتی رہتی ہے، جیسا کہ حضورؐ نے فرمایا: اگر گناہوں سے نہ بچے تو کھانا پینا چھوڑنے کا کیا فائدہ!

اب اس حدیث کے مقصود پر غور کرنے کی ضرورت ہے، یعنی یہ کہ گناہ کے ترک کا اہتمام بالخصوص روزے میں ضروری ہے۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ گناہ برا ہے تو کم از کم مہینہ بھر کے لیے تو گناہ چھوڑ دو۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس مہینے کے بعد گناہ کرنے کی اجازت ہے کیونکہ نفس سے وعدہ لینا مشکل ہے۔ اس واسطے میں نے یہ کہا کہ ایک مہینے کے لیے گناہ نہ کرنے کا عہد کر لو۔ اس میں آسانی ہوتی ہے اور ہمیشہ

کے لیے تنبہ [نصیحت / آگاہی] ہو جاتا ہے۔ ایک بزرگ نے اپنے نفس سے یہ صلح کر لی تھی کہ ایک گھنٹہ ذکر کر لو، اس کے بعد پھر ایک گھنٹے کے لیے، اسی طرح مدتوں مشغول رہے۔ پس نفس سے یہ کہہ دو کہ رمضان تک کوئی گناہ نہ کرے اور صرف ایک مہینے کا عہد اس سے لو۔ پھر اس کے بعد، میرا یقین ہے کہ، رمضان تقویٰ کی حالت میں گزر گیا تو پھر یہ تقویٰ ان شاء اللہ نہ ٹوٹے گا۔ غرض اس ماہ کے لیے سب گناہ چھوڑ دو۔ زبان کے گناہ بھی، جیسے گالیاں، غیبت، شکایت کرنا، کسی ناجائز مضمون کا پڑھنا--- کان کے گناہ بھی جیسے گالیاں سننا، گانا سننا--- ہاتھ کے گناہ بھی، جیسے کسی پر ظلم کر کے اس کو مارنا پیٹنا، سودی مضمون کا لکھنا وغیرہ۔ اسی طرح پیر [پاؤں] کے گناہ بھی، جیسے ناچ کی مجلس میں جانا، جھوٹے مقدمے کی پیروی کے لیے جانا، جھوٹی شہادت کے لیے جانا اور سب سے بڑھ کر پیٹ کے گناہ جیسے، رشوت کا، سود کا اور غصب کے مال کا کھانا۔

غرض رمضان میں ہر قسم کے گناہ بالکل چھوڑ دو، پھر ان شاء اللہ تعالیٰ وہ روزہ، مبارک روزہ ہو گا اور پھر وہ تمھاری شفاعت کرے گا اور وہ روزہ ہو گا جس کے بارے میں اللہ فرماتے ہیں: انا اجزی بہ (میں خود اس کا بدلہ دیتا ہوں)۔ اور اگر گناہ نہ چھوڑے تو روزہ تو ہو گا لیکن ایسا ہو گا کہ جیسے تم کسی اپنے دوست سے کہو کہ ہم کو ایک آدمی لا دو اور وہ کسی ایسے آدمی کو لا دے کہ اس کے کان بھی نہ ہوں، آنکھ بھی نہ ہو، لنگڑا بھی ہو، لنجا بھی ہو، بات بھی نہ کر سکتا ہو، تو یہ شخص آدمی تو ضرور ہے، لیکن بیکار۔ صرف ایک سانس کے چلنے کی وجہ سے اس کو حیوان ناطق کہیں گے۔ تو جیسے یہ شخص آدمی ہے بھی اور نہیں بھی، ایسا ہی یہ روزہ ہے بھی اور نہیں بھی۔ اور یہ روزہ اس قابل ہے کہ اس کو دفن کر دیا جائے۔

اب ختم کرتا ہوں۔ مجھے جو کچھ کہنا تھا میں کہہ چکا۔ خدا تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ توفیق عطا فرمائے۔

(مفاسدِ گناہ سے ماخوذ، تدوین: عارفہ اقبال)

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

مولانا امین احسن اصلاحی طویل علالت کے بعد ۹۳ سال کی عمر میں ۱۵ دسمبر کو اپنے رب سے جا ملے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مولانا محترم کے اعمال صالحہ کو قبول فرمائے، لغزشوں سے درگزر فرمائے، اور انھیں جنت کے اعلیٰ ترین درجات میں مقام دے۔ وہ جماعت اسلامی کے اولین معماروں میں سے تھے۔ انھوں نے قرآن مجید کی جو بے مثال خدمت کی ہے اس سے ایمان کی ہزاروں شمعیں روشن ہوئی ہیں۔ ترجمان القرآن کے رفقا ان کی مغفرت کے لیے دعا کرتے ہیں اور ان کے پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ ان پر مضمون آیندہ شمارے میں ملاحظہ فرمایئے۔ (مدیر)